بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال کا جواب

امریکہ اور اس کی جانب سے پاکستان میں اپنے ایجنٹوں کی تبدیلی

سوال:

الجزیرہ نے 28 اپریل 2022 کو رپورٹ کیا کہ، "پاکستان کے وزیر اعظم شہباز شریف نے بلاول بھٹو زرداری کو وزیر خارجہ کے عہدے پر تعینات کر دیا ہے جو کہ سابق مقتول وزیر اعظم بے نظیر بھٹو کے بیٹے ہیں۔۔۔ صرف 33 سال کی عمر میں بلاول بھٹو زرداری دنیا کے کم عمر ترین وزیر خارجہ بن گئے ہیں۔۔۔اس مہینے کے آغاز میں عمران خان کو ہٹائے جانے اور وزارت اعظمیٰ کا عہدہ سنبھالنے کے بعد شہباز شریف نے 41 رکنی کابینہ کا اعلان کیا ہے۔۔۔"شہباز شریف کی حکومت، جس نے بطور مسلم لیگ (ن) کے سربراہ اپنے بھائی نواز شریف کی جگہ لی ہے، نے 19 اپریل 2022 کو حلف اٹھایا، یعنی عمران خان کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک کامیاب ہونے کے ایک ہفتے بعد۔ سوال یہ ہے کہ اس تبدیلی کا سبب کیا ہے؟ یاد رہے کہ پارلیمنٹ نے فوج کی پشت پناہی کی وجہ سے ہی عمران خان پر اعتماد کیا تھا، جبکہ اس وقت فوج دونوں جماعتوں، پیپلز پارٹی اور مسلم لیگ (ن) سے ناراض تھی۔ اُس وقت سے اب تک کیا ہوا ہے؟ کیا اس سارے معاملے کے پیچھے امریکہ کا ہاتھ ہے جبکہ یہ سب جانتے ہیں کہ سالہا سال سے وہی پاکستان میں ہر حکومت کے پیچھے ہوتا ہے؟

جواب:

ان سوالات کے جواب کو واضح کرنے کے لیے ہم مندرجہ ذیل امور کو پیش نظر رکھیں گے:

پہلا: عمران خان کیسے حکومت میں آیا تھا؟

1۔ عمران کو فوج ہی حکومت میں لائی تھی۔ عمران خان نے جنرلیوں کی اس قدر تابع داری کی کہ جس کی کوئی مثال نہیں۔ 2018 میں انتخابات میں کامیابی کے بعد عمران پر فوج کے بہت زیادہ قریب ہونے کی وجہ سے بہت تنقید کی گئی۔ یہ وہی وقت تھا جب اُس نے احتساب اور کرپشن سے جان چھڑوانے اور "نیا پاکستان" بنانے کا وعدہ کیا تھا۔ کچھ عرصہ پہلے تک عمران خان کو فوجی قیادت سے سب سے زیادہ قریبی تعلقات رکھنے والا سربراہِ حکومت قرار دیا جاتا رہا بلکہ اُس کو تو جنرلیوں کے ماتحت ہونے کا الزام لگایا جارہا تھا۔

اگر اُسے فوج کی حمایت حاصل نہ ہوتی تو عمران خان کو حکمرانی کرنے کے لیے درکار اعتماد کبھی نہ ملتا! عمران خان نے 1996 میں "پاکستان تحریک انصاف" کے نام سے اپنی سیاسی جماعت بنانے کا اعلان کیا۔ 1997 کے عام انتخابات میں عمران خان قومی اسمبلی کی ایک نشست پر بھی کامیابی حاصل نہ کر سکا۔ 2013 کے انتخابات میں اس کی جماعت فوج کی مدد سے ہی پاکستانی سیاست پر اثر انداز ہونے کے قابل ہوئی۔ اُس کی جماعت قومی اسمبلی کی 30 نشستوں پر کامیابی حاصل کرنے میں کامیاب ہوئی، چنانچہ وہ مسلم لیگ (ن) اور پیپلز پارٹی کے بعد اپوزیشن کی تیسری بڑی جماعت بن کر سامنے آئی۔ پھر فوج نے عمران خان کو 2018 کے انتخابات جیتنے کا موقع فراہم کیا۔ مگر یہ اس وقت ممکن ہوا جب عمران خان کو فوج کے سربراہ جنرل قمر باجوہ کی حمایت حاصل ہوئی جو عام انتخابات کی نگرانی کر رہے تھے۔

2۔ فوج اور انٹیلی جنس ادارے نے لیفٹیننٹ جنرل فیض حمید کی قیادت میں عمران خان کے لیے سیاسی فضاء ہموار کرنے کے لیے بھرپور کام کیا۔ پاکستانی انٹیلی جنس نے ملک کے طول و عرض میں اُس کے جلسوں کو منظم کیا اور اُس کو ایک کامیاب امیدوار کے طور پر پیش کیا۔ فوج نے دوسری جماعتوں میں سے سیاست دانوں کو اپنی اپنی پارٹیوں سے منحرف کرا کر اپنے ووٹرز کے ساتھ عمران خان کی پارٹی میں شامل ہونے کے لیے قائل کیا۔ فوج نے ہی مسلم لیگ (ن) کے خلاف اقدامات کے دوران میڈیا کو ڈرا کر تحریک انصاف کے بارے میں مثبت رپورٹنگ کروائی، سیکیورٹی اہلکاروں نے مسلم لیگ (ن) کے کارکنوں کو تنگ اور گرفتار کیا۔ فوج نے ہی پس پردہ مسلم لیگ (ن) کے امیدواروں کو نااہل کروایا تاکہ وہ انتخاب میں حصہ ہی نہ لے سکیں۔۔۔

3۔ اتنی مدد کے باوجود عمران خان کی جماعت عام انتخابات میں 149 نشستوں پر ہی کامیابی حاصل کر سکی، جو کہ اکثریت کی حکومت تشکیل دینے کے لیے مطلوبہ 172 نشستوں سے کم تھیں۔ مگر وہ فوج کی جانب سے جوڑ توڑ کرنے کے بعد اتحادی حکومت تشکیل دینے میں کامیاب ہو گئے۔ اتحادی حکومت پاکستانی فوج کا منصوبہ تھا کہ اگر عمران خان کی رائے تبدیل ہو جائے اور وہ فوج کے خلاف عمل کرے، تو اس کو واپس گھر بھیجا جا سکے۔ اسی طرح انٹیلی جنس ادارے نے پیپلز پارٹی کے لوگوں کو عمران خان کی حکومت کی جانب مائل کیا۔ اسی لیے پاکستانی انٹیلی جنس ادارے آئی ایس آئی نے 17 ارکان کو عمران خان کی کابینہ میں شامل کرایا۔ اور کابینہ میں صرف تین ارکان ایسے تھے جن کا تعلق خالصتاً تحریک انصاف سے تھا اور وہ کبھی کسی دوسری جماعت کا حصہ نہیں رہے تھے!

دوسرا: وزیر اعظم بننے کے بعد عمران خان نے امریکہ کو کئی خدمات فراہم کیں:

1۔ پاکستانی ٹی وی چینل جیو نے عمران خان کا یہ قول نقل کیا کہ، "3 دسمبر 2018 کو انہیں (عمران خان کو) امریکی صدر ٹرمپ کا خط موصول ہوا، جس میں اُس نے افغان امن مذاکرات میں پاکستان سے کردار ادا کرنے کا مطالبہ کیا، اور تحریک طالبان کو مذاکرات کی میز پر لانے میں مدد کرنے کا کہا۔" (روسی سپوتنیک-3 دسمبر 2018)۔ اسی وجہ سے عمران خان نے دو دن بعد امریکہ کے نمائندہ خصوصی زلمے خلیل زاد سے اسلام آباد میں ملاقات کر کے اس بات کی یقین دہانی کرائی کہ پاکستان افغانستان میں امریکہ کے منصوبے پر عمل کرے گا!

2۔ سابق پاکستانی وزیر دفاع، خواجہ آصف، نے پاکستانی حکمرانوں، جن میں وہ خود بھی شامل ہے، کی خیانت کا 3 جنوری 2018 کو کیے جانے والے ٹویٹس میں اعتراف کرتے ہوئے کہا کہ، "پوچھتے ہو کیا کیا؟ ایک آمر نے فون کال پہ سرنڈر کیا، وطن کو بارود و خون سے نہلا یا افغانستان پر اپنے اڈوں سے تمھارے 57800 حملے، ہماری گزرگاھوں سے تمھارا اسلحہ، بارود گیا، ہزاروں سویلین، فوجی، بریگیڈیئر، جنرل، جواں سال لیفٹیننٹ آپکی چھیڑی جنگ کی بھینٹ چڑھ گئے۔۔۔۔ جو آپ کا دشمن، وہ ہمارا دشمن۔ ہم نے گوانتانامو بے کو بھر دیا۔ ہم آپ کی خدمت میں اتنے مگن ہوئے کہ پوری ملک کو دس سال تک لوڈشیڈنگ اور گیس شارٹیج کے حوالے کیا، معیشت برباد ہو گئی لیکن خواہش تھی آپ راضی رہیں، ہم نے لاکھوں ویزے پیش کئے بلیک واٹر، ریمنڈ ڈیوس نیٹ ورک جگہ جگہ پھیل گئے۔۔۔" اس سے زیادہ واضح اور صاف بات نہیں ہو سکتی کہ پاکستان نے ایک ایسی جنگ لڑی جو اس کی جنگ نہیں تھی۔۔۔ اس نے امریکہ کی خاطر مسلمان بچوں کا خون بہایا۔۔ اور اس نے امریکی مفادات کی تکمیل کے لیے اپنے اسلامی دین کی اقدار کو پامال کیا۔۔۔

3۔ جیسا کہ وہ باقی کاموں میں ناکام رہا، اُسی طرح بھارت کے حوالے سے بھی عمران نے زبانی جمع خرچ کے سوا، کشمیر کے بھارت سے جبری الحاق کے بارے میں خاموشی اختیار کی۔ ہم نے 18 اگست 2019 کو سوال کے جواب میں کہا تھا، "جب ہندوستان نے کشمیر کی خصوصی حیثیت کو تبدیل کرنے کے اپنے حالیہ فیصلے کا اعلان کیا تب پاکستان کا موقف رسوا کن تھا اور بات مذمت سے آگے نہیں بڑھی۔ پاکستانی دفتر خارجہ نے اپنے بیان میں کہا کہ: 'پاکستان نئی دلی کی جانب سے آج (پیر، 5 اگست 2019) کو کیے جانے والے اعلان کی مذمت کرتا ہے اور اس اعلان کو مسترد کرتا ہے۔ ہندوستانی حکومت کی جانب سے کوئی یکطرفہ اقدام اس کی متنازعہ حیثیت کو تبدیل نہیں کر سکتا، جیسا کہ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل (UNSC) کی قراردادوں میں درج ہے، پاکستان غیر قانونی اقدامات کا مقابلہ کرنے کے لیے تمام ممکنہ آپشن استعمال کرے گا۔' (اے ایف پی 5 اگست 2019)۔۔۔ یعنی بالکل اسی طرح جیسے عباس کی (فلسطینی) اتھارٹی اور اس کے ارد گرد کی عرب حکومتیں کرتی ہیں، وہ یہودی وجود کی جانب سے فلسطین کی مبارک سرزمین القدس کو پامال کرنے کی مذمت اور اس پر احتجاج کرتی ہیں مگر جنگ کے لیے افواج کو متحرک نہیں کرتیں۔ پاکستان بھی یہی کردار دہرا رہا ہے اور افواج کو حرکت میں لائے بغیر محض بھارتی اقدامات کو مسترد کرتا ہے!"

4۔ عمران خان نے آئی ایم ایف کے ساتھ لین دین کیا جبکہ آئی ایم ایف کو امریکہ کنٹرول کرتا ہے۔ عمران خان نے آئی ایم ایف کی پالیسیوں کو نافذ کیا، حالانکہ اس نے انتخابی مہم میں اُن سے معاہدوں کی مخالفت کی تھی۔ عمران خان نے اقتدار میں آنے سے قبل 18 ستمبر 2011 کو برطانوی اخبار "دی گارڈین" کو ایک انٹرویو میں کہا تھا کہ، "ایک ملک جو امداد پر انحصار کرتا ہے؟ اس سے تو موت بہتر ہے۔ یہ آپ کو اپنی صلاحیتوں کو حاصل کرنے سے روکتا ہے، جیسا کہ استعمار نے کیا تھا۔ امداد ذلت آمیز ہے۔ ہر وہ ملک جس کے بارے میں میں جانتا ہوں کہ انہوں نے آئی ایم ایف یا ورلڈ بینک کے پروگرام لیے، اس نے صرف غریبوں کو غریب اور امیروں کو مالا مال کیا۔" پھر اقتدار میں آنے کے بعد اس نے اپنا وعدہ توڑ دیا! بین الاقوامی مالیاتی فنڈ کے ساتھ گفت و شنید کا آغاز ہو گیا۔ پھر، 3 جولائی، 2019 کو، آئی ایم ایف نے 39 ماہ کی توسیعی فنڈ سہولت کے تحت پاکستان کے لیے 6 ارب ڈالر کے قرض کا بندوبست کرنے پر اتفاق کیا۔۔۔

5۔ پاکستانی وزیر اعظم عمران خان نے 22 جولائی 2019 کو فاکس نیوز کو انٹرویو میں امریکہ کے لیے اپنی خدمات کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا: "پاکستان میں ہم نے ہمیشہ یہ محسوس کیا کہ ہم امریکہ کے اتحادی ہیں اور اگر ہمیں اسامہ بن لادن کے بارے میں معلومات دی جاتیں تو ہم اسے پکڑ لیتے۔ لیکن اس کے باوجود پاکستانی انٹیلی جنس ایجنسی نے امریکی سی آئی اے کو وہ معلومات فراہم کیں جن سے القاعدہ تنظیم کے بانی اسامہ بن لادن کے ٹھکانے تک پہنچنا ممکن ہوا۔ اگر آپ سی آئی اے سے پوچھیں تو یہ آئی ایس آئی تھی جس نے فون کنکشن کے ذریعے ابتدائی جگہ کے متعلق معلومات فراہم کیں"۔ یہ باتیں "پاکستان میں ایک سال پہلے ہونے والے انتخابات کے بعد، پاکستانی سابق کرکٹ ہیرو نے وائٹ ہاوس کے پہلے دورے میں کہیں جہاں اس نے امریکی صدر ٹرمپ سے ملاقات کی،" (القدس العربی 23 جولائی 2019)۔

تیسرا: عمران خان اور فوجی قیادت کے درمیان، اور پھر امریکہ کے ساتھ تعلقات میں کشیدگی

عمران خان اپنی حکمرانی کے تین سال تک فوجی قیادت اور امریکہ کے سامنے جھکا رہا اور تیسرے سال کے اواخر میں اس کے اور فوج کے سربراہ باجوہ کے درمیان تعلقات میں کشیدگی پیدا ہوئی اور امریکہ کی جانب سے فوج کے موقف کی حمایت کرنے پر امریکہ کے ساتھ بھی کشیدگی پیدا ہوئی۔۔۔ عمران نے انٹر سروسز انٹیلی جنس (آئی ایس آئی) کے سربراہ کے لیے فوج کے امیدوار لیفٹیننٹ جنرل انجم ندیم کی تعیناتی کی مخالفت کی اور یہ نامزدگی ایک طویل عرصے تک تعطل کا شکار رہی، اور اس مخالفت کو فوج کے اندر ناپسند کیا گیا۔۔۔ المناز ٹی وی ویب سائٹ نے 27 اکتوبر 2021 کو رپورٹ کیا کہ، "انجم اپنے نئے منصب کی ذمہ داری 20 نومبر کو سنبھالیں گے۔ 6 اکتوبر کو باجوہ نے انجم کو آئی ایس آئی کے سربراہ لیفٹیننٹ جنرل فیض حمید کی جگہ آئی ایس آئی کا سربراہ مقرر کیا تھا۔ اس سے قبل انجم ساحلی شہر کراچی کے کور کمانڈر تھے۔ باجوہ نے فیض حمید کو اسی مہینے پشاور کا کور کمانڈر تعینات کیا۔" عمران خان اعلانیہ طور پر داخلی انٹیلی جنس کی سربراہی کے لیے فیض حمید کی حمایت کر رہے تھے۔ یوں فیض حمید کی جگہ انجم کی تعیناتی کے بعد عمران حکومت کے فوج کے ساتھ تعلقات کشیدہ ہو گئے۔ یہ تعلقات مزید اس وقت کشیدہ ہو گئے جب یہ چہ میگوئیاں ہونے لگیں کہ عمران خان جنرل باجوہ کی نومبر 2022 میں ریٹائرمنٹ کے بعد فیض حمید کو آرمی چیف بنانا چاہتے ہیں۔

ظاہری بات ہے امریکہ آرمی چیف کے ساتھ کھڑا رہا۔ اسی لیے عمران خان کو فراہم کیا جانے والا اعتماد واپس لینے، اور اس کے ساتھ ہی اس کا متبادل لانے کا بھی فیصلہ ہوا۔ عمران خان تک یہ معلومات پہنچیں تو اس نے فوجی قیادت کے ساتھ صلح صفائی اور اپنے دوست فیض حمید کی جگہ انجم کی تعیناتی کی حامی بھر لی، مگر فوجی قیادت نے امریکی حمایت سے عمران کو وزارتِ عظمیٰ کے منصب سے ہٹا کر کسی اور کو لانے پر اصرار کیا! فوج اور امریکہ کو اس بات کا ڈر تھا کہ فوج کے فیصلے، کہ جس کو امریکی آشیر باد بھی حاصل تھی، کی اس طرح مخالفت فوج کو نیچا دیکھانے کا باعث بنے گی۔ لہٰذا عمران کو ہٹانے پر اصرار کیا گیا۔۔۔

چوتھا: عمران خان نے احتجاج کیا کیونکہ اس نے امریکہ کی بڑی خدمت کی تھی جیسا کہ ہم نے پہلے ذکر کیا، اور اسی طرح اس نے فوجی قیادت کی اطاعت بھی کی تھی۔۔۔ گویا اس کو یقین نہیں آ رہا تھا کہ فوج اور امریکہ اتنی ساری خدمات کے بعد بھی اس کو تنہا کر سکتے ہیں۔ وہ بھول گیا یا بھلانے کی کوشش کر رہا تھا کہ کافر ممالک اپنے ایجنٹوں کو سانس لینے کے لیے بھی گنجائش نہیں دیتے! بہر حال اس سے عمران خان سیخ پا ہوا اور امریکہ کے حوالے سے بیانات داغ دیے، لیکن اس وقت تک دیر ہو چکی تھی! اس کے امریکہ مخالف بیانات میں سے کچھ بیانات یہ ہیں:

1۔ 4 فروری 2022 کو یورو نیوز عربیہ نے بتایا کہ "پاکستانی وزیر اعظم عمران خان نے آج ہفتے کو غیر ملکی صحافیوں سے بات کرتے ہوئے کہا 'مجھے برطرف کرنے کے لیے دوڑ دھوپ امریکہ کی جانب سے اندرونی معاملات میں کھلم کھلا مداخلت ہے'"۔ عرب پوسٹ نے 3 اپریل 2022 کو بتایا کہ، "مقامی ذرائع ابلاغ نے بتایا کہ عمران خان کو واشنگٹن میں پاکستانی سفیر کا پیغام موصول ہوا ہے جس میں لکھا ہے کہ اعلیٰ سطحی امریکی عہدیدار، جس کے بارے میں یہ بھی بتایا گیا کہ وہ جنوبی اور وسطی ایشیا کے امور کے لیے امریکی سیکریٹری خارجہ کے معاون، ڈونلڈ لو، ہیں نے بتایا کہ امریکہ یہ محسوس کرتا ہے کہ خان کے چلے جانے کے بعد ہی امریکہ پاکستان تعلقات بہتر ہوں گے۔"

2۔ عمران خان نے یوکرائن پر روسی حملے کے حوالے سے واشنگٹن کے موقف کے برخلاف موقف اپنایا اور حملے کی مذمت سے انکار کیا اور یہاں تک کہ ماسکو کا دورہ کیا، اور 24 فروری 2022 کو روسی صدر پوٹن کے ساتھ نظر آئے یعنی روس کی جانب سے یوکرائن پر حملے کے پہلے دن۔ جبکہ اس کے برخلاف پاکستانی فوج کے سربراہ باجوہ نے واضح طور پر امریکی موقف کی تائید کرتے ہوئے یوکرائن پر روسی حملے کی مذمت کی، جو خان کے حالیہ بیان کے برعکس تھا۔ الحرۃ نے 2 اپریل 2022 کو بتایا کہ، "پاکستانی فوج کے سربراہ نے یوکرائن پر روسی جنگ کی مذمت کی، اس کو فوراً روکنے کا مطالبہ کیا اور اسے ایک "بہت بڑا سانحہ" قرار دیا جس سے ایک چھوٹا ملک متاثر

ہو رہا ہے۔ قابل توجہ بات یہ ہے کہ جنرل قمر باجوہ کی جانب سے روس پر تنقید اپنے ملک کے وزیر اعظم عمران خان کے موقف کے بر خلاف ہے۔ عمران خان نے یوکرائن میں جو کچھ ہو رہا ہے، اس کے حوالے سے اسلام آباد کے غیر جانبدار رہنے کی ضرورت پر زور دیا۔ اس نے روسی صدر ولادی میر پوٹن پر تنقید کرنے سے بھی انکار کیا۔"

3۔ ایک اور جگہ، 'الربی الجدید' نے 7 مارچ 2022 کو بتایا کہ، "عمران خان نے بتایا کہ یورپی یونین کے سفیروں نے خط لکھ کر اس سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ یوکرائن میں روسی فوجی آپریشن کی مذمت کرے۔۔۔ عمران نے کہا، 'میں یورپی یونین کے سفیروں سے پوچھنا چاہتا ہوں: کہ کیا تم نے ہندوستان کو بھی کوئی ایسا خط لکھا تھا؟'۔ انہوں ے مزید کہا کہ: 'ہم آپ کے سامنے کیا ہیں؟ کیا ہم کوئی غلام ہیں۔۔۔ کہ جو آپ کہیں گے ہم کر لیں؟' پاکستانی حکمران نے بات جاری رکھتے ہوئے کہا، "جب ہندوستان نے مقبوضہ کشمیر میں بین الاقوامی قوانین اور اقوام متحدہ کی قرار دادوں کی خلاف ورزی کرتے ہوئے کشمیر کا سٹیٹس ختم کیا تو کیا آپ میں سے کسی نے ہندوستان کے ساتھ رابطہ توڑا؟ کیا اُن (پر) تنقید کی؟ کوئی تجارت بند کی؟"۔

پانچواں: جیسا کہ ہم نے اوپر کہا کہ عمران یہ توقع نہیں کر رہا تھا کہ فوج اور امریکہ کی اتنی ساری خدمات اس کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکیں گی! گویا وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ جو استعماری کفار کا ایجنٹ بن کر ان کی حمایت سے اقتدار میں آتا ہے وہ ان کے لیے شطرنج کا ایک مہرہ ہوتا ہے، اور وہ اس کو جیسا چاہیں استعمال کرتے ہیں، بلکہ جب چاہیں اس کو پھینک دیتے ہیں اگر وہ بال برابر بھی ان کے مفادات کے خلاف جائے، اور عمران خان کے ساتھ یہی ہوا! پاکستانی سپریم کورٹ نے 7 اپریل 2022 کو ڈپٹی اسپیکر کی اپوزیشن کی جانب سے پیش کیے گئے عمران خان حکومت کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک پر ووٹنگ کو مسترد کرنے کے فیصلے کو کالعدم قرار دیا۔ اسی طرح صدر کی جانب سے 3 اپریل 2022 کو پارلیمنٹ کو تحلیل کرنے اور وزیر اعظم عمران خان کے مشورے پر قبل از وقت انتخابات کروانے کے فیصلے کو بھی کالعدم قرار دیا۔ سپریم کورٹ نے اس عمل کو غیر آئینی قرار دے کر کالعدم کر دیا۔ اسپیکر کو 10 اپریل 2022 کو پارلیمنٹ کا اجلاس بلانے کا حکم دیا، جس میں پاکستانی پارلیمنٹ نے 342 اراکین میں سے 174 نے عمران خان حکومت کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک کی حمایت میں ووٹ دیا۔۔۔ واضح رہے کے ان سارے اقدامات میں فوج ہی پس پردہ معاملات کی نگرانی کر رہی تھی، سینئر ججز فوج کی مکمل حمایت کے بغیر کبھی اس طرح کے اقدامات نہیں اٹھاتے۔۔۔

چھٹا: اگلے دن 11 اپریل 2022 کو پارلیمنٹ نے شہباز شریف کو اگست 2023 کے انتخابات تک کے لیے وزیر اعظم منتخب کر لیا۔ شہباز شریف سابق وزیر اعظم نواز شریف کا چھوٹا بھائی ہے۔ شہباز شریف 2018 سے پاکستان کی قومی اسمبلی میں اپوزیشن لیڈر تھا۔ شہباز نے اپنے بھائی نواز کے بعد پاکستان مسلم لیگ (ن) کی قیادت سنبھالی جس نے پارٹی کی بنیاد رکھی تھی۔ شہباز شریف فوج اور امریکہ کے اشاروں پر چلنے کے لیے تیار تھا۔۔۔ اسی لیے فوج نے عمران خان کی جگہ اس کی حمایت کی، اور اس نے مندرجہ ذیل اقدامات کیے:

1۔ شہباز نے امریکہ کی مرضی کے مطابق اپنی پالیسی شروع کی۔۔۔ ہندوستان کے ساتھ مصالحانہ لہجے سے ابتداء کی کہ وہ مزاحمت کی بجائے ہندوستان کے ساتھ بات چیت کے لیے تیار ہے۔ اپنے پہلے ہی خطاب میں شہباز شریف نے کہا: "پاکستان ہندوستان کے ساتھ اچھے تعلقات کا خواہاں ہے۔ تاہم مسئلہ کشمیر کے حل ہونے تک امن قائم نہیں ہو سکتا۔ ہندوستانی وزیر اعظم کو چاہیے کہ مسئلہ کشمیر کو حل کرنے کی اجازت دے تاکہ ہماری توانائیاں دونوں ملکوں کی ترقی پر توجہ مرکوز کرنے کے لیے استعمال ہوں۔" (سکائی نیوز 14 اپریل 2022)۔ ہندوستانی وزیر اعظم نے ٹوئٹر پر شہباز شریف کو جواب دیا کہ، "میں شہباز شریف کو پاکستان کا وزیر اعظم بننے پر مبارک باد دیتا ہوں۔ ہندوستان خطے میں امن واستحکام کا خواہاں ہے وہ دہشت گردی سے پاک خطے کا خواہاں ہے، تاکہ ہم ترقی اور اپنی عوام کی خوشحالی پر توجہ مرکوز کر سکیں۔" یاد رہے کہ یہ وہی ہندوستانی وزیر اعظم ہے جو اسلام اور مسلمانوں کا دشمن ہے، وہ اپنے ہندو کارندوں کو ہندوستان کے مسلمانوں کے خلاف بھڑکاتا ہے، ان کے گرد گھیرا تنگ کرتا ہے، ہندوستان میں مسلمانوں کے رہنے کو قبول نہیں کرتا، اور تعلیمی اداروں میں مسلمان بچیوں کو شرعی حجاب کے حوالے سے تنگ کرتا ہے۔

2۔ اخبارات کے مطابق شہباز شریف نے منتخب ہونے کی صورت میں جرنیلوں کو مل کر کام کرنے کی پیش کش کی تھی۔ اُس نے کہا تھا کہ ملک کو ضرورت ہے کہ ہم فوج کے ساتھ اختلافات بھلا کر آگے بڑھیں۔ اس سے قبل وہ 1999 میں اپنے بڑے بھائی سابق وزیر اعظم نواز شریف کا تختہ الٹنے پر فوج پر تنقید کرتا رہا ہے۔ شہباز شریف 2018 میں عمران خان کے مقابلے میں الیکشن بھی ہار چکا ہے۔ دسمبر 2019 کو نیب نے دونوں بھائیوں کی 23 جائیدادوں کو منجمد کیا تھا اور ان پر کرپشن کا الزام لگایا تھا۔ ستمبر 2020 میں شہباز شریف کو کرپشن کے الزام میں گرفتار کیا گیا پھر اپریل 2021 میں اُس کو ضمانت پر رہا کیا گیا۔ اُس کے بر سرِ اقتدار آنے میں فوج کے ساتھ صلح کئی عناصر میں سے ایک عنصر ہے۔

3۔ یہاں شہباز شریف کو امریکہ کی تیز رفتار مبارکباد کا حوالہ بھی دیتے ہیں۔امریکی سیکریٹری خارجہ بلینکن نے کہا: "امریکہ پاکستان کے نو منتخب وزیر اعظم شہباز شریف کو مبارک باد دیتا ہے، ہم پاکستانی حکومت کے ساتھ اپنے تعاون کو جاری رکھنا چاہتے ہیں۔"(سکائی نیوز 14 اپریل 2022)۔اس بیان سے اس بات کی تائید ہوتی ہے کہ امریکہ نے فوج کے ساتھ اس کی صلح اور امریکی پالیسیوں کو جاری رکھنے کے وعدے کو قبول کر لیا ہے اسی لیے اس کو کامیاب بنانے اور اور برسر اقتدار لانے کی حامی بھر لی جبکہ اس سے قبل اسے اور اس کے بھائی نواز، دونوں کو اقتدار سے دور کر دیا گیا تھا۔ اب امریکہ نے صرف شہباز کے امریکہ کے ساتھ کام کرنے کے لئے تیار ہونے کے بعد ہی رضامندی ظاہر کی ہے، جبکہ اس نے امریکہ کی وفادار فوج سے مفاہمت کر لی ہے !

4۔12 پریل 2022 کو وائس آف امریکہ نے بتایا کہ "پاکستان کی نئی حکومت نے منگل کے دن کہا کہ وہ"امریکہ کے ساتھ امن و سلامتی اور خطے کی ترقی کے مشترکہ اہداف کے حصول کے لیے مل کر کام کرے گی۔"۔۔۔"شہباز شریف کے دفتر نے وائٹ ہاوس کی پریس سیکریٹری، جین بساکی کے پیر کو جاری ہونے والے اس بیان کہ واشنگٹن اس بات سے قطع نظر کہ اسلام آباد کا رہنما کون ہے، اسلام آباد کے ساتھ تعلقات کو اہمیت دیتا ہے، کے جواب میں بیان جاری کرتے ہوئے کہا، "ہم امریکہ کی جانب سے پاکستان کے ساتھ طویل مدتی تعلقات دوبارہ شروع کرنے کو خوش آمدید کہتے ہیں۔۔۔ہم ان اہم تعلقات کو برابری کے اصولوں اور مشترکہ مفادات کی بنیاد پر مضبوط کرنا چاہتے ہیں"۔۔۔وائٹ ہاوس کی پریس سیکریٹری، جین بساکی، نے کہا" بائیڈن انتظامیہ آئینی جمہوری اصولوں کو پُرامن طریقے سے برقرار رکھنے کی حمایت کرتی ہے، اور ہم پاکستان میں کسی ایک سیاسی جماعت کے مقابلے میں دوسری جماعت کی حمایت نہیں کرتے۔۔۔ہم پاکستان کے ساتھ اپنے طویل مدتی تعاون کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں، ہم سمجھتے ہیں کہ خوشحال اور جمہوری پاکستان امریکہ کے مفاد میں ہے۔۔۔طویل مضبوط اور دائمی تعلقات نئی اسلام آباد کی قیادت کے سائے میں جاری رہیں گے۔"

یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ امریکہ ہی اپنے سابق ایجنٹ عمران خان کو ہٹانے اور شہباز شریف کو لانے کے پیچھے ہے جو واضح طور پر اعلان کر رہا ہے کہ وہ عمران خان سے بڑھ کر امریکہ کے ساتھ مل کر کام کرنے کے لیے تیار ہے !

ساتواں: **یہ ایجنٹ نصیحت حاصل نہیں کرتے اور نہ عقل رکھتے ہیں**۔جب امریکہ ان میں سے ایک کو گراتا ہے تو دوسرا اس کو خوش کرنے کے لیے دوڑا چلا جاتا ہے، اور اقتدار تک پہنچنے کے لیے اسے اپنی خدمات پیش کرنے کے لیے تیار ہوتا ہے۔اس سے پتہ چلتا ہے کہ یہ کوئی نظریاتی، آئیڈیالوجیکل سیاسی رہنما نہیں ہیں کیونکہ ان کا مقصد کسی نہ کسی طرح اقتدار تک پہنچنا ہوتا ہے۔شہباز شریف نے نصیحت حاصل نہیں کی کہ امریکہ نے کیسے ایک بار سے زیادہ اس کے بھائی کو گرایا اور اس کو سزا دے کر جلاوطن کیا۔ امت کو آئیڈیالوجیکل سیاسی قائدین کی ضرورت ہے۔امت کی آئیڈیالوجی اسلام ہے جو کہ تمام مسائل کا بنیادی اور درست حل دیتا ہے۔ایسے ہی قائدین امت کو بچائیں گے، اس کو ترقی کی راہ پر گامزن کریں گے اور امریکہ کی باج گزار ریاست سے نکال کر عظیم ریاست بنائیں گے۔اللہ کے اذن سے پاکستان کے اندر عظیم ریاستِ خلافت راشدہ بننے کی صلاحیت موجود ہے۔

(إِنَّ فِي هَذَا لَبَلَاغاً لِقَوْمٍ عَابِدِينَ)

"بیشک عبادت کرنے والے لوگوں کے لئے اس میں (خدا کے حکموں کی) تبلیغ ہے ۔"(الانبیاء، 21:106)

پانچ شوال 1443 ہجری

5 مئی 2022